# 69796 ـ زخم كى بنا پر پٹى بندهى ہو تو وضوء اور غسل كس طرح كرے

**سوال**

اگر كوئى عضو زخمى ہو تو كيا اس عضو كا تيمم اور باقى سارے اعضاء كو وضوء ميں دهويا جائيگا، يا صرف تيمم كر لے ؟

**پسنديده جواب**

الحمد لله.

اگر وضوء كا كوئى عضو زخمى ہو تو اس زخم پر يا تو پٹى ہو گى يا پھر يا بغير پٹى كے ہوگا.

اگر اس پر پٹى وغيره بندهى ہوئى ہو تو صحيح اعضاء دهو كر پٹى پر مسح كيا جائيگا، اور مسح كر لينے كے بع تيمم كى ضرورت نہيں رہتى.

پٹيوں پر مسح كرنے كے متعلق جتنى بهى احاديث مروى ہيں وہ سب ضعيف ہيں، صرف عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنہ سے ثابت ہے.

بيہقى رحمہ الله كہتے ہيں:

" اس ميں نبى كريم صلى الله عليہ وسلم سے كچھ بهى ثابت نہيں..... تابعين عظام اور ان كے بعد والے فقہاء كا قول ہے، اس كے ساتھ ہميں جو ابن عمر كى روايت بيان كى گئى ہے، پھر انہوں نے اپنى سند كے ساتھ ابن عمر رضى الله تعالى عنہما سے بيان كيا ہے كہ:

" ابن عمر رضى الله تعالى عنہما نے وضوء كيا اور ان ك ہتھيلى پر پٹى بندهى ہوئى تهى چنانچہ انہوں نے ہتھيلى اور پٹى پر مسح كيا، اور باقى كو دهو ديا.

وہ كہتے ہيں: ابن عمر رضى الله تعالى عنہما سے صحيح ثابت ہے " انتہى.

ديكھيں: المجموع ( 2 / 368 ).

ليكن اگر زخم ننگا ہو تو اگر ممكن ہو تو اسے دهويا جائے، اور اگر دهونے سے نقصان كا انديشہ ہو اور اس پر مسح

کرنا ممکن ہو تو مسح کرنا واجب ہے، اور اگر ایسا کرنا ناممکن ہو تو اس پر نہ تو مسح کیا جائے، اور نہ ہی دھویا جائے، پھر جب وضوء کر لے تو وہ تیمم کرے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" علماء رحمہ اللہ کہتے ہیں: زخم یا تو ننگا ہو گا یا پھر چھپا ہوا.

اگر زخم ننگا ہو تو اسے دھونا واجب ہے، اور اگر مشکل ہو تو پھر اس پر مسح کیا جائے، اور اگر مسح کرنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے، یہ بالترتیب ہوگا.

اور اگر کسی ایسی چیز سے زخم چھپا ہوا ہو جس سے چھپانا جائز ہے تو اس پر صرف مسم کیا جائیگا، اور اگر چھپا ہوا ہونے کے باوجود اس پر مسح کرنا نقصان دہ ہو تو پھر ننگا ہونے صورت کی طرح زخم پر تیمم کیا جائے، فقہاء رحمہم اللہ نے یہی بیان کیا ہے " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع ( 1 / 169 ).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو تو اس پر مسح کیا جائے، اور اگر ننگا ہو تو اس کی طرف سے تیمم کیا جائے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی ابن باز ( 10 / 118 ).

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا:

ڈاکٹر میرے ہاتھ پر سوئی والی جگہ سے خون نکلنے کی بنا پر اس جگہ کو صاف کر کے اس پر پٹی لپیٹ دے اورجب میں اسے اتاروں تو خون رسنا شروع ہو جاتا ہے، صرف رات کے وقت خون بند ہوتا ہے، پٹی ہاتھ پر لپٹی رہتی ہے، کیا وضوء کرتے وقت میرے لیے اس پٹی پر مسح کرنا جائز ہے، حالانکہ پٹی وضوء کر کے نہیں باندھی گئی، بلکہ خون لگا ہوا تھا اسی حالت میں پٹی باندھ دی گئی، اور مسح کرنے کا طریقہ کیا ہو گا ؟

شیخ کا جواب تھا:

" زخم پر باندھی گئی پٹی نہیں کھولی جائیگی، اور خاص کر جب پٹی اتارنا نقصان دہ ہو اور خون نکلنا شروع ہو جائے، تو اس حالت میں پٹی اتارنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں آپ کو خطرہ ہے اس لیے آپ اسے اسی طرح رہنے دیں، اور جب وضوء کریں تو جس ہاتھ پر پٹی نہیں اسے دھوئیں، لیکن جس پر پٹی بندھی ہے ہاتھ بھگو کر اس پٹی کے اوپر مسح

کرنا ہی کافی ہے.

ضرورت کی بنا پر جتنی دیر بھی یہ پٹی موجود رہے مسح کرنا ہی کافی ہے چاہے کئی اوقات یا کئی ایام تك ایسے ہے ہو، پٹی کے لیے شرط نہیں کہ وہ وضوء کر کے باندھی جائے، صحیح یہی ہے کہ اگر بغیر وضوء ہی پٹی باندھی جائے اور چاہے سوئی والی جگہ یا زخم پر خون بھی ہو.

حاصل یہ ہوا کہ: پٹی بندھی رہنے میں کوئی نقصان نہیں، بلکہ مصلحت کی بنا پر اس کا باقی رہنا متعین ہے، اور جب ہاتھ دھویا جائے تو پٹی پر مسح کر لیا جائے " انتہی.

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان ( 5 / 15 ).

واللہ اعلم .